عوام کو کسی حد تک شخصی ملکیت کے حقوق عطا کرنے کے قائل ہو چکے ہیں۔ لہٰذا ان دونوں نظاموں میں فرق نوعیت کا نہیں بلکہ محض درجے کا ہے۔ جہاں تک اجتماعی مفادات کی پرستش اور ان کے محافظ اور نگران ادارے ریاست کی خدائی کا تعلق ہے دونوں بالکل متفق ہیں۔ اسلام کے لیے سرمایہ داری بھی اتنا ہی بڑا عذاب ہے جتنی کہ اشتراکیت۔ کیونکہ یہی وہ منحوس بطن ہے جس سے مادہ پرستی نے جنم لیا اور یہی وہ ناپاک آغوش ہے جس میں اشتراکیت نے پرورش پائی۔ اگر یہ برباد ہو جائے تو ہم سے زیادہ خوشی کسی اور کو نہ ہوگی، کیونکہ اس کے خاتمے سے دولت پرستی کا جنون ختم ہوگا، اور روحانیت اور اخلاق کے فروغ کی راہیں ہموار ہوں گی۔ اسلام اور سرمایہ داری میں اسی طرح تضاد ہے جس طرح کہ اسلام اور اشتراکیت میں۔ اس بنا پر کوئی مسلمان ان کی حمایت کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ البتہ یہ بات سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا سرمایہ داری کے دشمن اشتراکی حضرات اس لعنت کے میدان سے ہٹ جانے کے بعد اس بات پر بھی آمادہ ہوں گے کہ انہوں نے انسانیت کو زندگی کا جو مادہ پرستانہ نقطۂ نظر دیا ہے اُسے خیرباد کہہ کر اس کے مقابلے میں خدا پرستانہ نقطۂ نظر کو اختیار کریں اور اس کو زندگی کی اساس بنا کر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معیشت، معاشرت اور سیاست کی تشکیل کریں۔

ضروری تصحیح

پچھلے ماہ اکتوبر ۶۸ء کے شمارہ میں جناب مصباح الاسلام فاروقی صاحب کی کتاب "فری میسنری" کے ملنے کے پتہ میں پوسٹ بکس نمبر ۲۱۰۷ لکھا گیا ہے۔ حالانکہ دراصل پوسٹ بکس کا نمبر ۲۱۰۶ ہے۔ خط و کتابت کرنے والے اصحاب پوسٹ بکس نمبر ۲۱۰۶ لکھا کریں۔

مینجر ترجمان القرآن، لاہور